اسلامیات

(2017)

سوال نمبر 2:- قرآن مجید کے بیان کردہ مصارف زکوٰۃ کون کون سے ہیں؟ زکوٰۃ کے سماجی اثرات بیان کرتے ہوئے واضح کریں کہ اسکی تقسیم سے اسلامی معاشرے میں غربت کو کیسے کم کیا جا سکتا ہے؟

تعارف:-

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ ہر صاحب نصاب پر زکوٰۃ فرض ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا تھا، حالانکہ وہ لوگ اسلام کے باقی چار ارکان کو مانتے تھے۔ حدیث میں بھی زکوٰۃ ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لیے دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے حدیث نبوی کی رو سے، وہ مال قیامت کے روز اس مالدار کے لیے عذاب بن جائے گا۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔ مسلمان اپنی حلال کمائی میں سے اللہ کے حکم کے تحت زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ زکوٰۃ سال کے بعد مقررہ میں مال و معین پر فرض ہوتی ہے۔ زکوٰۃ ارتکاز دولت کو روکتی ہے اور معاشرے میں معاشی معاشی توازن پیدا کرتی ہے۔ زکوٰۃ کے بے پناہ روحانی، اخلاقی اور سماجی

اثرات ہیں۔

← زکوٰۃ کے لغوی معانی :-

زکوٰۃ کے لغوی ہیں "پاک کرنا" یا "افزائش" کرنا۔ دینی اصطلاح میں زکوٰۃ سے مراد مقررہ حد سے زیادہ مال رکھنے والوں سے طے شدہ شرح سے مال وصول کر کے مقررہ مصارف پر خرچ کرنا ہے زکوٰۃ کے اصطلاحی مفہوم میں مذکورہ دونوں لغوی معانی موجود ہیں۔ زکوٰۃ سے مال پاک ہوتا ہے اور اس میں برکت بھی آتی ہے

"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو۔"

← زکوٰۃ کی اہمیت حدیث میں :-

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی حضورؐ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ جو میں کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا: تو اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تو فرض نماز ادا کرو اور فرض زکوٰۃ

دیا کرو اور رمضان کے روزے رکھا کرو۔ اس اعرابی
نے کہا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس
کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں اس
سے کچھ بھی زائد نہ کروں گا۔ جب وہ آدمی
چلا گیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ اگر کسی نے جنت
والوں میں سے کسی کو دیکھنا ہے تو اسے دیکھ
لے

← زکوٰۃ کی فرضیت:-

زکوٰۃ ہر اس عاقل اور بالغ مسلمان پر فرض ہے:

- ← جو مقررہ حد کے مال نصاب کا مالک ہو۔
- ← اس مال پر پورا سال گزر گیا ہو۔
- ← اس مال میں نمو یعنی بڑھنے کی صلاحیت ہو۔

← مصارف زکوٰۃ:-

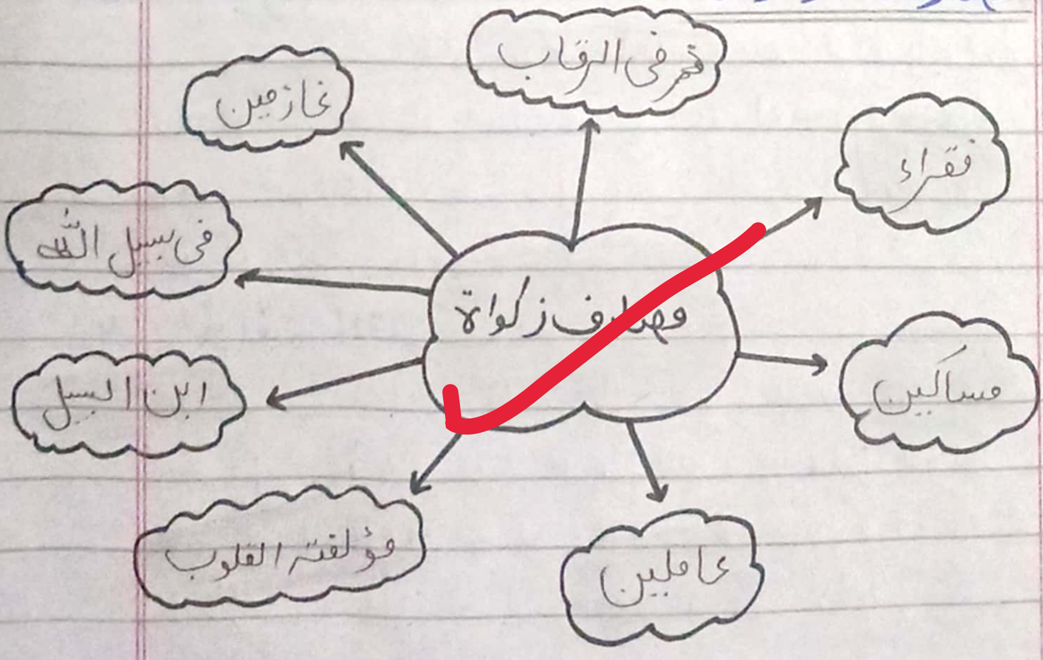

انصاف اور فلاحی ریاست کے قیام میں اہم کردار ادا کرے

1۔ **فقراء:-**

فقراء جمع ہے فقیر کی۔ یہ عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی محتاج کے ہیں یعنی ایسا شخص جو کسی ایسی ضرورت سے دوچار ہو جس کو پورا کیے بغیر کوئی چارہ کار نہیں فقیر کہلاتے ہیں۔ مثلاً کسی موذی مرض میں مبتلا ہو اور اس کے علاج کے لیے پیسے نہ ہو اس کے پاس تو اس پر زکوٰۃ کی دی جا سکتی ہے۔

2۔ **مساکین:** مسکین کی جمع ہے۔ مسکین اس شخص کو کہتے ہیں جو کام کرنے سے معذور ہو لیکن غیرت نفس کا خیال اسے دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کرنے سے باز رکھے۔

3۔ **عاملین:-**

یعنی وہ عاملین جو زکوٰۃ کی وصولی اس کے حساب کتاب اور تقسیم وغیرہ کے امور سرانجام دیں۔ ان کی تنخواہیں زکوٰۃ سے ادا کی جا سکتی ہیں۔

4۔ **مؤلفۃ القلوب:-**

اس کا لفظی معنی ہے وہ لوگ جن کے دل جوڑے گئے ہیں۔ اس سے مراد وہ لوگ تھے جو اسلام لائے تو بلالحاظ اس کے کہ وہ امیر ہے یا غریب، مال و دولت سے ان کی دلجوئی کی گئی،

CamScanner

نئے اسلام لانے والوں کی زکوٰۃ کے مال سے دلجوئی
کی جا سکتی ہے، خواہ وہ امیر ہوں یا غریب۔

5- **فی الرقاب:-**

زکوٰۃ کے مال سے غلاموں کو خرید کر
آزاد کیا جائے۔

6- **غارمین:-**

ایسے ضامن یا مقروض جو زرِ ضمانت
یا مالِ قرض ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ ان پر زکوٰۃ
واجب ہے۔

7- **فی سبیل اللہ:-**

اللہ کی راہ میں۔ اس سے مراد ان
لوگوں کی مدد کرنا ہے جو اللہ کی راہ میں کوشاں
ہیں اور روزی کمانے کی فرصت نہیں رکھتے۔
مثلاً جہاد کرنے والے، دین کی تبلیغ و اشاعت
کرنے والے وغیرہ

Also add the quranic ayat mentioning the masarif

8- **ابن السبیل:-**

اس سے مراد وہ مسافر ہیں جو حالتِ
سفر میں محتاج ہو جائیں خواہ وہ اپنے گھر میں
مالدار ہوں۔ زکوٰۃ سے مسافر کی مدد اس کی
اصل حاجت کے مطابق کرنی چاہیے نہ کہ اسکی
حیثیت کے مطابق۔

← **زکوٰۃ کے سماجی اثرات:-**

زکوٰۃ کے سماجی اثرات معاشرتی
انصاف اور فلاحی ریاست کے قیام میں اہم کردار ادا کرتے

CamScanner

ہیں۔ زکوٰۃ کا مقصد دولت کی منصفانہ تقسیم اور غربت کو کم کرنا ہے۔ جب دولت مند افراد اپنی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں تو اس سے کمزور اور مستحق طبقے کو مالی مدد ملتی ہے۔ یہ غربت کے خاتمے اور عدم مساوات کو کم کرنے کا ذریعہ بنتی ہے کیونکہ مال کی گردش صرف امیروں تک محدود نہیں رہتی بلکہ غریبوں تک بھی پہنچتی ہے۔ زکوٰۃ کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ یہ انسانوں میں بھائی چارے اور ہمدردی کو فروغ دیتی ہے۔ جب مالدار لوگ اپنی دولت کا ایک حصہ دوسروں کے ساتھ بانٹتے ہیں تو اس سے معاشرتی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ زکوٰۃ کا نظام معاشرے میں جرم، بھیک مانگنے اور سماجی برائیوں کو کم کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے کیونکہ مستحقین کو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے مناسب وسائل مل جاتے ہیں۔

حوالہ جات:

ابن ماجہ، کتاب الزکوٰۃ

← زکوٰۃ کی تقسیم اسلامی معاشرے میں غربت کا خاتمہ کرتی ہے:-

زکوٰۃ اسلامی معاشرتی انصاف کے قیام میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے، جس کے ذریعے غربت کا خاتمہ کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ نظامِ دولت کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بناتا ہے

تاکہ امیروں کی دولت کا ایک حصہ مستحقین تک پہنچ سکے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

ترجمہ: "اُن کے مال میں سائل اور محروم کا حق ہے۔"

(القرآن)

Try to add the Arabic of quranic ayts

(الذاریات: ۱۹) جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دولت مندوں کے مال میں غریبوں کا حق موجود ہے۔ زکوٰۃ کی یہ تقسیم نہ صرف غریبوں کی مدد کرتی ہے بلکہ انہیں اپنی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کا موقع بھی فراہم کرتی ہے جیسا کہ خوراک، لباس اور رہائش۔ حضرت محمدؐ نے فرمایا:

"تمھارے مالوں میں زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اس میں برکت پیدا ہوتی ہے اور ساتھ ہی غربت میں کمی واقع ہوتی ہے۔"

(الحدیث)

حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور حکومت میں زکوٰۃ کی بہترین تقسیم کی وجہ سے غربت تقریباً ختم ہو گئی تھی، حتیٰ کہ کوئی زکوٰۃ لینے والا موجود نہیں تھا۔ یہ مثال اسلامی تاریخ میں زکوٰۃ کے نظام کی کامیابی اور غربت کے

Attempt this part in detail by giving multiple subheadings

قائم کے لیے اس کردار کو اجاگر کرتی ہے۔ زکوٰۃ کی تقسیم کا یہ نظام نہ صرف غربت کو کم کرتی ہے بلکہ سماج میں جرائم اور بھیک مانگنے جیسی برائیوں کو بھی روکنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

کلامِ آخر:

زکوٰۃ کا نظام اسلامی معاشرت میں غربت کے خاتمے کا ایک مضبوط اور مؤثر ذریعہ ہے جو دولت کی منصفانہ تقسیم اور سماجی انصاف کو فروغ دیتا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں یہ واضح ہے کہ زکوٰۃ ایک فریضہ ہے جو نہ صرف دولت کو پاک کرتی ہے بلکہ مستحقین کی مدد اور انکی زندگی میں بہتری کا ذریعہ بنتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ امیروں کے مال میں غریبوں کا حق موجود ہے (الذاریات: ۱۹) اور حکم کی پیروی کرتے ہوئے زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے زکوٰۃ دینے سے مال میں برکت ہوتی ہے بلکہ پورے معاشرے میں ترقی کا باعث بھی ہے۔ اسلامی تاریخ میں زکوٰۃ کے نظام نے نہ صرف غربت کو ختم کیا بلکہ ایک فلاحی ریاست کی بنیاد رکھی جیسے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور میں، جہاں زکوٰۃ لینے والا کوئی نہیں ملتا تھا۔

A 20 marks answer should have around 15 arguments

Improve the references and the paper presentation part